ومفاہیم کے جو گراں مایہ ذخائر ہیں وہ ناظمِ عالی مقام کی جودت فکر، سلامتیٔ ذہن، عربی دانی میں سبقت ومہارت اور سخنوری وسخن شناسی کا شاہد عدل ہیں۔

حضرت العلامہ روحانی بازی مدظلہ نے کتاب کے آغاز میں ۰ ا صفحات پر مشتمل مفصل مقدمہ لکھا ہے جس میں عربی زبان کی وسعت، قصیدہ ہذا کا پس منظر، اسماء اسد کے اطلاقات کے نظائر و امثال نظم ہذا کے تمام اشعار کے مضامین ومعانی کی تفہیم میں رہنما اصول اور ان کے اوزان و اوصاف کا مفصل تذکرہ کیا ہے۔

قصیدہ کے تمام اشعار پر مکمل اعراب، تحت اللفظ شستہ لفظی ترجمہ اور حاشیہ میں مفصل لغوی تحقیق اور شرح نے عربی ادب کے تمام شائقین، اساتذہ، اہل علم اور ادنیٰ طلبہ کے لیے بھی اس سے افادہ اور استفادہ آسان کردیا ہے۔ موصوف ۱۲ ذوی الحجہ ۱۴۱۲ھ کو جب سفرِ حج پر تشریف لے گئے تو حرم شریف کی مقدس فضاؤں میں اس نظم کی ترتیب وتہذیب کو انجام تک پہنچایا۔ الغرض فتح الصمد ایک عجیب علمی ادبی اور تاریخی شہ پارہ ہے عربی ادب کا عظیم شہ کار اپنی مثال آپ، عربی ادب کے ذخیرہ میں اس کی کوئی نظیر نہیں، قدرداں ہوتے تو ناظم کو سونے میں تولتے تب بھی حق ادا نہ کر سکتے۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ حضرت العلامہ نے جس ذات کی رضا کے لیے یہ کام کیا ہے وہ نام بھی جانتا ہے کام بھی جانتا ہے اور انعام بھی جانتا ہے۔ واجرھم علی اللہ۔

ناظم ادارۃ العلم والتحقیق دارالعلوم حقانیہ کے نام خط لکھ کر بھی یہ رسالہ طلب کیا جاسکتا ہے

استدراک تعارف وتبصرہ کے زیرِ اہتمام کتابوں پر مجموعی حیثیت سے تبصرہ کیا جاتا ہے۔ الحق کے شمارہ نمبر میں اصلاح مفاہیم نامی کتاب پر اس کے آغاز میں اکابر علماء ومشائخ اور اساطین علم کی تقریظات کو ملحوظ رکھ کر کتاب کی مجموعی حیثیت پر تبصرہ کیا گیا تھا اب جب کتاب کو تفصیل سے دیکھا تو اس کے بعض مسائل قرآن وسنت، مسلک اہلِ سنت والجماعت اور اکابر علماء دیوبند کے مسلک حقہ کے خلاف پائے، لہٰذا اس کتاب کا مطالعہ عام قارئین کے لیے نافع نہیں رہے گا۔ البتہ اہل علم نقد وتبصرہ اور علمی تجزیہ وافادہ کے لیے اس کا مطالعہ کریں تو کوئی حرج نہیں۔ (عبدالقیوم حقانی)